Vol.5 No. 2 2022

ISSN Online: 2709-7625

ISSN Print: 2709-7617

آداب معاشرت مرویات حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی روشنی میں

***Mushtaq Ahmad, **Dr.Majid Rashid**

ABSTRACT

In the light of the narrations of Hazrat Abdullah bin Umar (R.A), the Statement of Etiquettes. My research thesis is the biography in the light of the impressions of Hazrat Abdullah bin Umar.The life of Hazrat Muhammad (PBUH) is an excellent source of guidance for all of humanity.In many places in the Quran, obedience to the Prophet (PBUH) has been mentioned with great emphasis, but obedience to the Prophet has been called obedience to Allah.Even the person who loves Allah is the one who obeys Hazrat Muhammad (PBUH). The main purpose of this research work is to clarify the impressions of Sira. e. Taiba in the light of the narrations of Hazrat Abdullah bin Umar (R, A). And what lesson can we learn from them?

انفرادی آداب

تمہید

اس فصل میں وہ روایات جو حضرت عبداللہ بن عمر سے انفرادی آداب (بالوں، لباس اور جوتے) کے متعلق مروی ہیں بیان کی جائیں گی اور ان روایات کے متعلق محدثین کرام کے اقوال کو ذکر کیا جائیں گے۔ کہ انہوں نے ان مذکورہ روایات واحادیث پر کیا حکم صادر کیا۔

بالوں کا بیان

گھونگریالے بالوں کا بیان

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُرَانِي اللَّيْلَةَ عِنْدَ الْكَعْبَةِ فَرَأَيْتُ رَجُلًا آدَمَ كَأَحْسَنِ مَا أَنْتَ رَاءٍ مِنْ أُدْمِ الرِّجَالِ لَهُ لِمَّةٌ كَأَحْسَنِ مَا أَنْتَ رَاءٍ مِنْ اللِّمَمِ قَدْ رَجَّلَهَا فَهِيَ تَقْطُرُ مَاءً مُتَّكِئًا عَلَى رَجُلَيْنِ أَوْ عَلَى عَوَاتِقِ رَجُلَيْنِ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ فَسَأَلْتُ مَنْ هَذَا فَقِيلَ الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ وَإِذَا أَنَا بِرَجُلٍ جَعْدٍ قَطَطٍ أَعْوَرِ الْعَيْنِ الْيُمْنَى كَأَنَّهَا عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ فَسَأَلْتُ مَنْ هَذَا فَقِيلَ الْمَسِيحُ الدَّجَّالُ1

"عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ایک رات کعبہ کے پاس میں نے خواب میں ایک خوبصورت آدمی دیکھا کہ اس جیسا خوبصورت آدمی تم نے کبھی نہ دیکھا ہوگا، اس کے بال کان کی لو تک تھے اور اتنا حسین تھا کہ اس جیسا حسین بالوں والا تم نے نہ دیکھا ہوگا، بالوں میں کنگھی کئے ہوئے تھا اور پانی ٹپک رہا تھا، دو آدمیوں کے سہارے یا یہ فرمایا کہ دو آدمیوں کے کندھے کے سہارے خانہ کعبہ کا طواف کر رہا ہے، پھر میں نے پوچھا یہ کون ہے، بتایا گیا کہ یہ عیسیٰ بن مریم ہیں، پھر میں نے ایک شخص کو دیکھا جس کے بال گھونگریالے تھے، دائیں آنکھ سے اندھا تھا گویا کہ وہ انگور کی طرح ابھری ہوئی تھی، میں نے پوچھا یہ کون ہے، تو بتایا گیا کہ یہ مسیح دجال ہے۔"

.1M.Phil Scholar, KFUEIT, RYK

.2Lecturer of Islamic Studies, KFUEIT, RYK

---

1) مالك بن أنس بن مالك بن عامر الأصبحي المدني (المتوفى: 179هـ)،موطأ الإمام مالك ،دار إحياء التراث العربي، بيروت – لبنان، ، ج 2 ، ص 920

Vol.5 No. 2 2022

ISSN Online: 2709-7625

ISSN Print: 2709-7617

اس روایت میں رسول اللہ ﷺ نے اپنے خواب کے بارے میں ارشاد فرمایا جس میں دو صورتیں تھیں۔ ایک نہایت ہی حسین صورت تھی جس کے بارے میں آپ ﷺ کے دریافت کرنے پر آپ ﷺ کو بتایا گیا کہ یہ حضرت عیسی علیہ السلام ہیں۔ جب کہ دوسری صورت نہایت ہی بد صورت تھی اس کے گھونگریالے بال تھے اور دائیں آنکھ سے کانا تھا۔ آپ کے دریافت کرنے پر بتایا گیا کہ یہ شخص دجال ہے۔

جرح وتعدیل

إسناده صحيح 2

وضاحت: امام احمد بن حنبل نے اپنی سند کے ساتھ اس حدیث کو بیان کرنے کے بعد کہا کہ اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

إسناده صحيح على شرط الشيخين 3

وضاحت: ابن حبان نے کہا کہ اس حدیث کی سند شیخین کی شرط پر صحیح ہے۔

هَذَا حَدِيثٌ مُتَّفَقٌ عَلَى صِحَّتِهِ 4

وضاحت: امام بغوی نے اس حدیث کو ذکر کرنے کے بعد اس کی سند کی تحقیق میں لکھا کہ یہ حدیث اپنی صحت کے اعتبار سے متفق ہے یعنی اس حدیث کو امام بخاری وامام مسلم دونوں نے اپنی صحیحین میں بیان کیا ہے۔

متفق عليه 5

وضاحت: ابو محمد الحسین بن مسعود البغوی الشافعی نے مصابیح السنۃ نے اس حدیث کو ذکر کرنے کے بعد اس کی سند کی تحقیق میں لکھا کہ یہ حدیث متفق علیہ ہے یعنی اس حدیث کو امام بخاری وامام مسلم دونوں نے اپنی صحیحین میں بیان کیا ہے۔

بالوں کو گوند سے جمانے کا بیان

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ حَفْصَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا شَأْنُ النَّاسِ حَلُّوا بِعُمْرَةٍ وَلَمْ تَحْلِلْ أَنْتَ مِنْ عُمْرَتِكَ قَالَ إِنِّي لَبَّدْتُ رَأْسِي وَقَلَّدْتُ هَدْيِي فَلَا أَحِلُّ حَتَّى أَنْحَرَ6

---

2) أبو عبد الله أحمد بن محمد بن حنبل بن هلال بن أسد الشيباني (المتوفى: 241هـ) ، مسند الإمام أحمد بن حنبل ، شعيب الأرنؤوط - عادل مرشد، وآخرون، ج 5 ص 376

3) محمد بن حبان بن أحمد بن حبان بن معاذ بن مَعْبدَ، التميمي، أبو حاتم، الدارمي، البُستي (المتوفى: 354هـ) ، الإحسان في تقريب صحيح ابن حبان ، مؤسسة الرسالة، بيروت ، ج 14 ص 122

4) محيي السنة، أبو محمد الحسين بن مسعود بن محمد بن الفراء البغوي الشافعي (المتوفى: 516هـ) ، شرح السنة ، المكتب الإسلامي - دمشق، بيروت ، ج 15 ص 63

5) محيي السنة، أبو محمد الحسين بن مسعود بن محمد بن الفراء البغوي الشافعي (المتوفى: 516 هـ)مصابيح السنة ، دار المعرفة للطباعة والنشر والتوزيع، بيروت – لبنان، ج 3 ص 506

Vol.5 No. 2 2022

ISSN Online: 2709-7625

ISSN Print: 2709-7617

"عبداللہ بن عمر، حفصہ رضی اللہ عنہ کہتی ہیں کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ! کیابات ہے کہ لوگوں نے عمرہ کا احرام کھول لیا، لیکن آپ عمرہ سے باہر نہیں آرہے، آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے اپنے سر کے بالوں کو گوند سے جمالیا ہے اور اپنی ہدی کو قلادہ پہنادیا، اس لئے جب تک قربانی نہ کرلوں میں احرام سے باہر نہیں آوں گا۔"

پہلوئے نقوش سیرت

اس روایت سے یہ واضح ہوتا ہے کہ اگر انسان حج کے دوران اپنی ہدی ساتھ لے کے جائے تو تب تک انسان کے لیے ضروری ہے کہ وہ جب تک قربانی نہ کرلے تب تک وہ احرام نہ کھولے۔ باقی اس کے بارے میں تفصیل اوپر گزر چکی ہے۔

جرح وتعدیل

قال الألباني: صحيح7

وضاحت: صہیب عبدالجبار نے البانی کے حوالے سے ذکر کیا کہ یہ حدیث اپنی سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

بال جڑوانے والی عورت کا بیان

أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَعَنَ اللَّهُ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ، وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ" 8

"حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی پاک ﷺ سے سنا ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ گوندھنا لگانے والی اور لگوانے والی اور بالوں میں پیوند لگانے والی اور لگوانے والی پر اللہ نے لعنت فرمائی ہے۔"

پہلوئے نقوش سیرت

اس روایت میں ایک عورت اپنے بالوں میں دوسرے کے بال لگواتی ہے تو ایسی میں ان دونوں پر اللہ کی لعنت برستی ہے۔ اور اسی طرح جو عورت جسم گودکر نیل بھرے اور جو بھرائے ان پر بھی اللہ نے لعنت فرمائی ہے۔ لہذا اس سے اجتناب کرنا چاہیے کہ ایسے میں اللہ کے عذاب کو دعوت دینا ہے۔

جرح وتعدیل

قال الألباني: صحيح 9

وضاحت: صہیب عبدالجبار نے البانی کے حوالے سے ذکر کیا کہ یہ حدیث اپنی سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

إسناده صحيح 10

---

6) محمد بن إسماعيل أبو عبدالله البخاري الجعفي ، الجامع المسند الصحيح المختصر من أمور رسول الله ﷺ وسننه وأيامه = صحيح البخاري ، دار طوق النجاة (مصورة عن السلطانية بإضافة ترقيم ترقيم محمد فؤاد عبد الباقي) ، ج 2، ص 143

7) المسند الموضوعي الجامع للكتب العشرة ، صهيب عبد الجبار ، [الكتاب غير مطبوع] (مكتبه شامله)، ج 14 ص 39

8) ایضا ، ج 4 ص 130

9) ایضا

10) مسند الإمام أحمد بن حنبل ، ج 8 ص 323

Vol.5 No. 2 2022

ISSN Online: 2709-7625

ISSN Print: 2709-7617

وضاحت: امام احمد بن حنبل نے اپنی سند کے ساتھ اس حدیث کو بیان کرنے کے بعد کہا کہ اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ 11

وضاحت: امام ترمذی نے کہا کہ ابن عمر کی حدیث پر کلام کرتے ہوئے کہا کہ یہ حدیث حسن، صحیح ہے۔

لباس اور جوتے کا بیان

دونوں عیدوں اور ان میں زیب و زینت کرنے کا بیان

حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ أَخَذَ عُمَرُ جُبَّةً مِنْ إِسْتَبْرَقٍ تُبَاعُ فِي السُّوقِ فَأَخَذَهَا فَأَتَى بِهَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ابْتَعْ هَذِهِ تَجَمَّلْ بِهَا لِلْعِيدِ وَالْوُفُودِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا هَذِهِ لِبَاسُ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ فَلَبِثَ عُمَرُ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَلْبَثَ ثُمَّ أَرْسَلَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجُبَّةِ دِيبَاجٍ فَأَقْبَلَ بِهَا عُمَرُ فَأَتَى بِهَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ قُلْتَ إِنَّمَا هَذِهِ لِبَاسُ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ وَأَرْسَلْتَ إِلَيَّ بِهَذِهِ الْجُبَّةِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبِيعُهَا أَوْ تُصِيبُ بِهَا حَاجَتَكَ12

"ابو الیمان، شعیب، زہری، سالم بن عبد اللہ، عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ نے ایک ریشمی جبہ لیا جو بازار میں فروخت ہو رہا تھا اور اس کو لے کر نبی ﷺ کی بارگاہ میں آئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ ﷺ اسے خرید لیں اور عید اور وفد کے آنے کے دن اسے پہن کر اپنے کو آراستہ کریں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ اس شخص کا لباس ہے جس کا آخرت کے دن میں کوئی حصہ نہیں ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ ٹھہرے رہے، جب تک اللہ تعالیٰ نے چاہا، پھر رسول اللہ ﷺ نے ان کے پاس ایک ریشمی جبہ بھیجا اسے عمر رضی اللہ عنہ نے لے لیا، پھر رسول اللہ ﷺ کے پاس لے کر آئے اور عرض کیا، کہ یا رسول اللہ آپ ﷺ نے فرمایا تھا کہ یہ اس شخص کا لباس ہے جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں (اس کے باوجود) آپ ﷺ نے یہ جبہ میرے پاس بھیجا تو ان سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اسے بیچ دو اور اپنی ضرورت پوری کرو۔"

پہلوئے نقوش سیرت

حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے اس عالی فرمان سے یہ بات عیاں ہوتی ہے کہ ریشم مرد کو روا نہیں۔ اگر روا ہوتا تو رسول اللہ ﷺ اس سے حضرت عمر کو استعمال سے منع کرتے اور نہ ہی یہ کہتے کہ یہ اس کا لباس جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔ دوسری احادیث میں یہ بھی حکم شریعت ملتا ہے کہ مرد کے لیے اس پہ سونا بھی حرام ہے۔

جرح و تعدیل

إسناده صحيح وزهير هو: ابن معاوية والحديث متفق عليه13

وضاحت: ابن اثیر نے کہا کہ اس حدیث کی سند صحیح ہے۔ اور اس سند میں زہیر سے مراد ابن معاویہ ہے۔ اور یہ حدیث متفق علیہ ہے یعنی امام بخاری و مسلم دونوں نے اس روایت کو بیان کیا ہے۔

هذه روايات البخاري ومسلم.14

---

11) محمد بن عيسى بن سَوْرة بن موسى بن الضحاك، الترمذي، أبو عيسى (المتوفى: 279هـ) ، الجامع الكبير - سنن الترمذي ، دار الغرب الإسلامي – بيروت ، ج 3 ص 288

12) صحيح البخاري، ، ج2 ص 16

13) ایضا

14) مجد الدين أبو السعادات المبارك بن محمد بن محمد بن محمد ابن عبد الكريم الشيباني الجزري ابن الأثير (المتوفى : 606هـ) ، جامع الأصول في أحاديث الرسول ، ج 3 ص 541

Vol.5 No. 2 2022

ISSN Online: 2709-7625

ISSN Print: 2709-7617

وضاحت: ابن اثیر نے حدیث کو ذکر کرنے کے بعد کہا کہ یہ بخاری و مسلم کی روایات میں سے ہے۔ گویا متفق علیہ ہے۔

ایسے کپڑے کا تحفہ دینا جس کا پہننا مکروہ ہو

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ رَأَى عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ حُلَّةً سِيَرَاءَ عِنْدَ بَابِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ اشْتَرَيْتَهَا فَلَبِسْتَهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَلِلْوَفْدِ قَالَ إِنَّمَا يَلْبَسُهَا مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ فِي الْآخِرَةِ ثُمَّ جَاءَتْ حُلَلٌ فَأَعْطَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمَرَ مِنْهَا حُلَّةً وَقَالَ أَكَسَوْتَنِيهَا وَقُلْتَ فِي حُلَّةِ عُطَارِدٍ مَا قُلْتَ فَقَالَ إِنِّي لَمْ أَكْسُكَهَا لِتَلْبَسَهَا فَكَسَاهَا عُمَرُ أَخًا لَهُ بِمَكَّةَ مُشْرِكًا 15

"عبداللہ بن مسلمہ مالک نافع عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ حضرت عمر بن خطاب نے ایک ریشمی جبہ مسجد کے دروازے کے پاس فروخت ہوتا ہوا دیکھا تو رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ کاش آپ ﷺ اس کو خرید لیتے تاکہ جمعہ اور وفد آنے کے دن پہنیں آپ ﷺ نے فرمایا یہ وہی شخص پہنتا ہے جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں پھر چند ریشمی جبے آپ ﷺ کے پاس آئے تو آپ ﷺ نے حضرت عمر کو اس میں سے ایک جبہ دیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا آپ ﷺ مجھے یہ پہناتے ہیں حالانکہ آپ ﷺ نے جبہ عطارد کی بابت اس طرح فرمایا تھا آپ ﷺ نے فرمایا میں نے تمھیں یہ پہننے کو نہیں دیا چنانچہ حضرت عمر نے اپنے ایک مشرک بھائی کو جو مکہ میں تھا پہننے کو دیا۔"

پہلوئے نقوش سیرت حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے اس عالی فرمان سے یہ بات عیاں ہوتی ہے کہ ریشم مرد کو روا نہیں۔ اگر روا ہوتا تو رسول اللہ ﷺ اس سے حضرت عمر کو استعمال سے منع کرتے اور نہ ہی یہ کہتے کہ یہ اس کا لباس جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔ دوسری احادیث میں یہ بھی حکم شریعت ملتا ہے کہ مرد کے لیے اس پہ سونا بھی حرام ہے۔

جرح ورتعدیل

إسناده صحيح على شرط الشيخين. 16

وضاحت: امام احمد بن حنبل نے اپنی سند کے ساتھ اس حدیث کو بیان کرنے کے بعد کہا کہ اس حدیث کی سند شیخین کی شرط پر صحیح ہے۔

هَذَا حَدِيثٌ مُتَّفَقٌ عَلَى صِحَّتِهِ 17

وضاحت: امام بغوی نے اس حدیث کو ذکر کرنے کے بعد اس کی سند کی تحقیق میں لکھا کہ یہ حدیث اپنی صحت کے اعتبار سے متفق ہے یعنی اس حدیث کو امام بخاری وامام مسلم دونوں نے اپنی صحیحین میں بیان کیا ہے۔

ٹوپی کا بیان

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنْ الثِّيَابِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَلْبَسُوا الْقُمُصَ وَلَا الْعَمَائِمَ وَلَا السَّرَاوِيلَاتِ وَلَا الْبَرَانِسَ وَلَا الْخِفَافَ إِلَّا أَحَدٌ لَا يَجِدُ النَّعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسْ خُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا أَسْفَلَ مِنْ الْكَعْبَيْنِ وَلَا تَلْبَسُوا مِنْ الثِّيَابِ شَيْئًا مَسَّهُ زَعْفَرَانٌ وَلَا الْوَرْسُ18

"اسماعیل، مالک، نافع، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! محرم کون سے کپڑے اوڑھے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قمیص، عمامے اور پائجامے اور ٹوپی اور موزے نہ پہنو، مگر یہ کہ کسی شخص کے پاس جوتا نہ ہو تو وہ موزے پہن لے، اس طرح کہ ٹخنوں کے نیچے سے کاٹ دے اور نہ ہی ایسے کپڑے پہنو جو زعفران اور ورس سے رنگے ہوئے ہوں۔"

---

15) صحيح البخاري، ج 3ص 163

16) مسند الإمام أحمد بن حنبل ، ج 10 ص 64

17) شرح السنة ، ج 12 ص 29

18) صحيح البخاري ، ج 7 ، ص 144

Vol.5 No. 2 2022

ISSN Online: 2709-7625

ISSN Print: 2709-7617

حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے اس عالی فرمان میں محرم کے لیے کیا چیزیں ضروری ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، محرم شخص قمیص، عمامہ، پائجامہ، ٹوپی اور موزے نہ پہنے۔ البتہ جوتا نا ہونے کی صورت میں موزے پہن سکتے ہیں لیکن موزے ایسی نوعیت کے ہوں ٹخنے کے نیچے تک کٹے ہوئے ہوں۔ اور نہ ہی وہ زعفران یا کہ ورس لگی ہوئی کپڑے پہنے۔

جرح وتعدیل

إسناده صحيح 19

وضاحت: ابن ماجہ نے اس حدیث کے ذکر پر اس کے حکم میں کہا کہ اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ 20

وضاحت: امام ترمذی نے کہا کہ ابن عمر کی حدیث پر کلام کرتے ہوئے کہا کہ یہ حدیث حسن، صحیح ہے۔

قال الألباني:صحيح 21

وضاحت: السنن الصغری للنسائي از محمد المختار بن محمد بن أحمد مزيد الجكني الشنقيطي اس حدیث کی سند کے متعلق البانی کے حوالہ سے بیان کرتے ہیں کہ اس کی سند صحیح ہے۔

إسناده على صحيح على شرط الشيخين 22

وضاحت: ابن حبان نے کہا کہ اس حدیث کی سند شیخین کی شرط پر صحیح ہے۔

صاف کی ہوئی اور بغیر صاف کی ہوئی کھال کے جوتوں کا بیان

أَنَّهُ قَالَ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا رَأَيْتُكَ تَصْنَعُ أَرْبَعًا لَمْ أَرَ أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِكَ يَصْنَعُهَا قَالَ مَا هِيَ يَا ابْنَ جُرَيْجٍ قَالَ رَأَيْتُكَ لَا تَمَسُّ مِنْ الْأَرْكَانِ إِلَّا الْيَمَانِيَيْنِ وَرَأَيْتُكَ تَلْبَسُ النِّعَالَ السِّبْتِيَّةَ وَرَأَيْتُكَ تَصْبُغُ بِالصُّفْرَةِ وَرَأَيْتُكَ إِذَا كُنْتَ بِمَكَّةَ أَهَلَّ النَّاسُ إِذَا رَأَوْا الْهِلَالَ وَلَمْ تُهِلَّ أَنْتَ حَتَّى كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ أَمَّا الْأَرْكَانُ فَإِنِّي لَمْ أَرَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمَسُّ إِلَّا الْيَمَانِيَيْنِ وَأَمَّا النِّعَالُ السِّبْتِيَّةُ فَإِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْبَسُ النِّعَالَ الَّتِي لَيْسَ فِيهَا شَعَرٌ وَيَتَوَضَّأُ فِيهَا فَأَنَا أُحِبُّ أَنْ أَلْبَسَهَا وَأَمَّا الصُّفْرَةُ فَإِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْبُغُ بِهَا فَأَنَا أُحِبُّ أَنْ أَصْبُغَ بِهَا وَأَمَّا الْإِهْلَالُ فَإِنِّي لَمْ أَرَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُهِلُّ حَتَّى تَنْبَعِثَ بِهِ رَاحِلَتُهُ 23

---

19) **ابن ماجة أبو عبد الله محمد بن يزيد القزويني، وماجة اسم أبيه يزيد (المتوفى: 273هـ) ، سنن ابن ماجه ، دار إحياء الكتب العربية - فيصل عيسى البابي الحلبي** ، ج 4 ص 164

20) سنن الترمذي ، ج 2 ص 186

21) أبو عبد الرحمن أحمد بن شعيب بن علي الخراساني، النسائي (المتوفى: 303هـ)السنن الصغرى للنسائي،مكتب المطبوعات الإسلامية – حلب ، المجتبى من السنن ، ج 5 ص 131

22) الإحسان في تقريب صحيح ابن حبان ، ج 9 ص 94

23) مالك بن أنس بن مالك بن عامر الأصبحي المدني (المتوفى: 179هـ) ، أبو ظبي - الإمارات، الموطأ،مؤسسة زايد بن سلطان آل نهيان للأعمال الخيرية والإنسانية - ، ج 1 ، ص 44

"انہوں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ میں آپ کو چار ایسے کام کرتے دیکھتا ہوں کہ جو آپ کے ساتھیوں کو کرتے ہوئے نہیں دیکھتا، انہوں نے پوچھا کہ اے ابن جریج وہ کیا ہیں، ابن جریج نے کہا کہ آپ وہ رکن یمانی کے سوا خانہ کعبہ کے دوسرے رکنوں کو طواف کے وقت بوسہ نہیں دیتے، بالوں سے صاف کی ہوئی کھال کی جوتیاں پہنتے ہیں اور کپڑے کو زرد رنگ سے رنگتے ہیں اور جب آپ مکہ میں تھے، لوگوں نے چاند دیکھ کر احرام باندھ لیا، لیکن جب کہ آپ ﷺ نے یوم ترویہ یعنی آٹھویں تاریخ کو احرام باندھا، عبداللہ بن عمر نے جواب دیا کہ ارکان کو بوسہ دیتے ہوئے دیکھا ہے اور فعال سبتیہ کے متعلق یہ جواب ہے کہ آپ کو میں نے ایسی جوتیاں پہنتے ہوئے دیکھا ہے، جس میں بال نہیں ہوتے تھے اور وضو کرکے اس میں پیر رکھتے تھے، اس لئے میں اس کا پہننا پسند کرتا ہوں اور زرد رنگ کے متعلق یہ ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو اسی رنگ میں رنگتے ہوئے دیکھا اس لئے میں اسی رنگ میں رنگنے کو پسند کرتا ہوں، رہا احرام باندھنا تو میں نے آپ ﷺ کو احرام باندھتے ہوئے نہیں دیکھا جب تک کہ سواری چل نہ پڑتی۔"

پہلوئے نقوش سیرت

ابن جریج نے آپ سے چار ایسی باتوں کے متعلق دریافت کیا جو کہ آپ کے دوسرے ساتھیوں میں نا دیکھی جاتیں تھی۔ مثلا رکن یمانی کے سوآپ کعبہ کے دوسرے رکنوں کا بوسہ نہیں دیتے، آپ بالوں سے صاف شدہ کھال کی جوتی پہنتے ہیں، آپ کپڑے زرد رنگ میں پہنتے ہیں، لوگ چاند دیکھ کے احرام باندھ لیتے ہیں جب کہ آپ یوم ترویہ کو باندھتے ہیں۔ تو آپ نے ان تمام کے جواب میں فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ایسا کرتے دیکھا۔

جرح وتعدیل

إسناده صحيح 24

وضاحت: امام احمد بن حنبل نے اپنی سند کے ساتھ اس حدیث کو بیان کرنے کے بعد کہا کہ اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

قال الألباني: صحيح 25

وضاحت: ابوعبدالرحمن محمد ناصر الدین الالبانی نے اپنی مُخْتَصَر صَحِيحُ الإِمَامِ البُخَارِي میں اس حدیث کے متعلق کہا کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

إسناده صحيح على شرط الشيخين 26

وضاحت: ابن حبان نے کہا کہ اس حدیث کی سند شیخین کی شرط پر صحیح ہے۔

هَذَا حَدِيثٌ مُتَّفَقٌ عَلَى صِحَّتِهِ 27

وضاحت: امام بغوی نے اس حدیث کو ذکر کرنے کے بعد اس کی سند کی تحقیق میں لکھا کہ یہ حدیث اپنی صحت کے اعتبار سے متفق ہے یعنی اس حدیث کو امام بخاری وامام مسلم دونوں نے اپنی صحیحین میں بیان کیا ہے۔

مرد کے لیے سونا حرام ہے

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْبَسُ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ فَنَبَذَهُ فَقَالَ لَا أَلْبَسُهُ أَبَدًا فَنَبَذَ النَّاسُ خَوَاتِيمَهُمْ 28

---

24) مسند الإمام أحمد بن حنبل ، ج 5 ص 294

25) أبو داود سليمان بن الأشعث بن إسحاق بن بشير بن شداد بن عمرو الأزدي السِّجِسْتاني (المتوفى: 275هـ) ، سنن أبي داود ، دار الرسالة العالمية ، ج 2 ص 150

26) الإحسان في تقريب صحيح ابن حبان ، ج 9 ص 79

27) شرح السنة ، ج 7 ص 57

Vol.5 No. 2 2022
ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617

"عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سونے کی انگوٹھی پہنتے تھے، پھر اس کو پھینک دیا اور فرمایا کہ میں اس کو کبھی نہیں پہنوں گا تو لوگوں نے بھی اپنی انگوٹھیاں اتار کر پھینک دیں۔"

پہلوئے نقوش سیرت

اس روایت سے بالکل واضح ثابت ہوتا ہے کہ مرد کے لیے سونے کا استعمال کسی قدر بھی جائز نہیں ہے۔ جیسا رسول اللہ ﷺ اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے عمل سے واضح ہے۔

جرح وتعدیل

إسناده صحيح 29

وضاحت: امام احمد بن حنبل نے اپنی سند کے ساتھ اس حدیث کو بیان کرنے کے بعد کہا کہ اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ. 30

وضاحت: امام ترمذی نے کہا کہ ابن عمر کی حدیث پر کلام کرتے ہوئے کہا کہ یہ حدیث حسن، صحیح ہے۔

هَذَا حَدِيثٌ مُتَّفَقٌ عَلَى صِحَّتِهِ 31

وضاحت: امام بغوی نے اس حدیث کو ذکر کرنے کے بعد اس کی سند کی تحقیق میں لکھا کہ یہ حدیث اپنی صحت کے اعتبار سے متفق ہے یعنی اس حدیث کو امام بخاری و امام مسلم دونوں نے اپنی صحیحین میں بیان کیا ہے۔

خلاصۃ البحث

اس فصل میں معاشرے میں موجود انسان کے لئے انفرادی آداب کا ذکر کیا گیا انسان معاشرہ میں اپنی انفرادی حیثیت سے کیسے زندگی گزارے؟ جیسا کہ حدیث میں ہے کہ صفائی نصف ایمان ہے۔ انسان کا صاف ستھرا رہنا اخلاق مصطفی میں سے ہے۔ اسی طرح یہ حدیث بھی کہ آپ نے خواب میں ایک ایسے شخص کو دیکھا جو بال سنوارے ہوئے نیک صورت تھا اور وہ حضرت عیسی تھے جبکہ دوسرا شخص بدنما تھا اور وہ دجال تھا۔ انفرادی معاشرتی ادب کے حوالہ سے یہ بھی بیان کیا گیا کہ ایک عورت اپنے جسم پر دوسرے کے بال لگواتی ہے تو لعنت خدائی کی مستحق ہے۔ انسان عید گاہ کی طرف جائے تو خوب زیب وزینت میں ملبوس نظر آنا چاہیئے۔ انسان ایسی کھال کا جوتا پہن سکتا ہے جو صاف کیا گیا ہو یا کہ نہ صاف کیا گیا ہو۔ مرد کے لئے سونا پہننا کسی صورت بھی حلال نہیں ہے۔

اجتماعی آداب

تمہید

اس فصل میں وہ روایات جو حضرت عبداللہ بن عمر سے اجتماعی آداب (جھوٹی قسم، نکاح یا گواہی، حدود، دعوت قبول، نذر کے متعلق مروی ہیں بیان کی جائیں گی اور ان روایات کے متعلق محدثین کرام کے اقوال کو ذکر کیا جائے گا۔ کہ انہوں نے ان مذکورہ روایات پر کیا حکم صادر کیا۔

---

28) صحيح البخاري ، ج 7 ص 156

29) مسند الإمام أحمد بن حنبل ، ج 5 ص 57

30) سنن الترمذي ، 280,3

31) شرح السنة ، ج 12 ص 57

Vol.5 No. 2 2022
ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617

جھوٹی قسم کا بیان

شرک اور یمین غموس کبیرہ گناہ ہیں

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا الْكَبَائِرُ قَالَ الْإِشْرَاكُ بِاللَّهِ قَالَ ثُمَّ مَاذَا قَالَ ثُمَّ عُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ قَالَ ثُمَّ مَاذَا قَالَ الْيَمِينُ الْغَمُوسُ قُلْتُ وَمَا الْيَمِينُ الْغَمُوسُ قَالَ الَّذِي يَقْتَطِعُ مَالَ امْرِئٍ مُسْلِمٍ هُوَ فِيهَا كَاذِبٌ32

"عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک بدھو آیا اور دریافت کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ کبائر کیا ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ کسی کو اللہ کا شریک بنانا، اس نے پوچھا پھر کون؟ آپ نے فرمایا کہ یمین غموس، میں نے دریافت کیا کہ یمین غموس کیا چیز ہے، آپ نے فرمایا کہ جو شخص کسی مسلمان کا مال ہڑپ کرنے کے لئے جھوٹی قسم کھاتا ہے۔"

پہلوئے نقوش سیرت

حضور ﷺ نے اس روایت میں بتایا کہ شرک اور یمین غموس کبیرہ گناہ ہیں۔ اور صحابی رسول ﷺ کے دریافت کرنے پر بتایا کہ یمین غموس یہ ہے کہ انسان کسی کا مال جھوٹی قسم کھا کر ہضم کر جائے۔

جرح وتعدیل

إسناده صحيح على شرط البخاري 33

وضاحت: ابن حبان نے کہا کہ اس حدیث کی سند امام بخاری کی شرط پر صحیح ہے۔

حدود کا بیان

چوری کرنے کی سزا

اللہ تعالیٰ کا قول والسارق والسارقۃ فاقطعوا۔ اللہ تعالیٰ کا قول چوری کرنے والے مرد اور چوری کرنے والی کے ہاتھ کاٹ دو اور کتنی مقدار میں ہاتھ کاٹا جائے اور حضرت علی نے پہنچے سے ہاتھ کاٹا ایک عورت کے متعلق جس نے چوری کی تھی اور اس کا بایاں ہاتھ کاٹا گیا تھا تو قتادہ نے کہا اس کے سوا کوئی سزا نہیں۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطَعَ فِي مِجَنٍّ ثَمَنُهُ ثَلَاثَةُ دَرَاهِمَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَطَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مِجَنٍّ ثَمَنُهُ ثَلَاثَةُ دَرَاهِمَ 34

"حضرت عبداللہ بن عمر سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ڈھال (کی چوری) میں ہاتھ کاٹا، اس کی قیمت تین درہم تھی۔"

پہلوئے نقوش سیرت

اس رایت میں ایک ایسے شخص کے چوری کرنے پر حد کو بیان کیا جس نے ایک ڈھال کو چوری کی اور اس کی قیمت تین درہم ہو۔ گویا جو بھی شخص اتنی مقدار کی چیز چوری کرے جس کی قیمت تین درہم ہو اس کا ہاتھ کاٹا جائے گا۔

---

32) صحيح البخاري ، ج 9 ، ص 14

33) الإحسان في تقريب صحيح ابن حبان ، ج 12 ص 373

34) أبو بكر أحمد بن الحُسَين بن عليٍّ البيهقي (384 - 458 هـ)،السنن الكبير،مركز هجر للبحوث والدراسات العربية والإسلامية، ، ج17،ص298

Vol.5 No. 2 2022
ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617

جرح وتعدیل

قال الألباني: صحيح35

وضاحت: ابوعبد الرحمن محمد ناصر الدين الألباني نے اپنی مُخْتَصَر صَحِيحُ الإِمَامِ البُخَارِي میں اس حدیث کے متعلق کہا کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

إسناده صحيح36

وضاحت: امام احمد بن حنبل نے اپنی سند کے ساتھ اس حدیث کو بیان کرنے کے بعد کہا کہ اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

هَذَا حَدِيثٌ مُتَّفَقٌ عَلَى صِحَّتِهِ 37

وضاحت: امام بغوی نے اس حدیث کو ذکر کرنے کے بعد اس کی سند کی تحقیق میں لکھا کہ یہ حدیث اپنی صحت کے اعتبار سے متفق ہے یعنی اس حدیث کو امام بخاری و امام مسلم دونوں نے اپنی صحیحین میں بیان کیا ہے۔

متفق عليه 38

وضاحت: ابو محمد الحسین بن مسعود البغوی الشافعی نے مصابیح السنۃ نے اس حدیث کو ذکر کرنے کے بعد اس کی سند کی تحقیق میں لکھا کہ یہ حدیث متفق علیہ ہے یعنی اس حدیث کو امام بخاری و امام مسلم دونوں نے اپنی صحیحین میں بیان کیا ہے۔

نماز جنازہ عید گاہ میں اور مسجد میں (ہر دو جگہ جائز ہے)

حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا أَبُو ضَمْرَةَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ الْيَهُودَ جَائُوا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ مِنْهُمْ وَامْرَأَةٍ زَنَيَا فَأَمَرَ بِهِمَا فَرُجِمَا قَرِيبًا مِنْ مَوْضِعِ الْجَنَائِزِ عِنْدَ الْمَسْجِدِ39

"ابراہیم بن منذر، ابوضمرہ، موسیٰ بن عقبہ، نافع، عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ یہودی نبی ﷺ کے پاس ایک یہودی مرد اور عورت کو لے کر آئے جنہوں نے زنا کیا تھا۔ آپ نے ان دونوں کے رجم کرنے کا حکم دیا تو مسجد کے پاس نماز جنازہ پڑھنے کی جگہ کے قریب ان دونوں کو سنگسار کیا گیا۔" (روایت کے اس لفظ سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور ﷺ کے عہد مبارک میں نماز جنازہ کے لئے مسجد کے قریب کوئی جگہ الگ بنی ہوئی تھی اور وہ نماز جنازہ ادا کرنے کے لئے استعمال ہوتی تھی یہی طریقہ سنت کے مطابق ہے البتہ عذر کی وجہ سے بعض شرائط کا خیال رکھتے ہوئے مسجد میں بھی نماز ہو سکتی ہے۔

پہلوئے نقوش سیرت

حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے اس عالی فرمان سے یہ بات عیاں ہوتی ہے کہ مرد و عورت اگر زنا کریں تو انہیں رجم کیا جائے گا۔ لیکن یہ اس کے بارے میں حکم ہے جو شادی شدہ ہو۔

---

35) الحافظ عبد العظيم بن عبد القوي المنذري (المتوفى: 656 هـ) ، مختصر سنن أبي داود ، مكتبة المعارف للنشر والتوزيع، الرياض - المملكة العربية السعودية ، ج 3 ص 159

36) مسند الإمام أحمد بن حنبل ، ج4 ص 286

37) شرح السنة ، ج 10 ص 313

38) مصابيح السنة ، ج 2 ص 546

39) صحيح البخاري، ، ج2 ص 88،

Vol.5 No. 2 2022
ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617

روایت کے اس لفظ سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ حضور ﷺ کے عہد مبارک میں نماز جنازہ کے لئے مسجد کے قریب کوئی جگہ الگ بنی ہوئی تھی اور وہ نماز جنازہ ادا کرنے کے لئے استعمال ہوتی تھی یہی طریقہ سنت کے مطابق ہے البتہ عذر کی وجہ سے بعض شرائط کا خیال رکھتے ہوئے مسجد میں بھی نماز ہو سکتی ہے۔

جرح وتعدیل۔

إسناده صحيح وزهير هو: ابن معاوية والحديث متفق عليه40

وضاحت: ابن اثیر نے کہا کہ اس حدیث کی سند صحیح ہے۔ اور اس سند میں زھیر سے مراد ابن معاویہ ہے۔ اور یہ حدیث متفق علیہ ہے یعنی امام بخاری و مسلم دونوں نے اس روایت کو بیان کیا ہے۔

هذه روايات البخاري ومسلم.41

وضاحت: ابن اثیر نے حدیث کو ذکر کرنے کے بعد کہا کہ یہ بخاری و مسلم کی روایات میں سے ہے۔ گویا متفق علیہ ہے۔

ذمیوں کے احکام اور شادی کے بعد ان سے زناء کرنے اور امام کے پاس لائے جانے کا بیان

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ إِنَّ الْيَهُودَ جَائُوا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرُوا لَهُ أَنَّ رَجُلًا مِنْهُمْ وَامْرَأَةً زَنَيَا فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَجِدُونَ فِي التَّوْرَاةِ فِي شَأْنِ الرَّجْمِ فَقَالُوا نَفْضَحُهُمْ وَيُجْلَدُونَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ كَذَبْتُمْ إِنَّ فِيهَا الرَّجْمَ فَأَتَوْا بِالتَّوْرَاةِ فَنَشَرُوهَا فَوَضَعَ أَحَدُهُمْ يَدَهُ عَلَى آيَةِ الرَّجْمِ فَقَرَأَ مَا قَبْلَهَا وَمَا بَعْدَهَا فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ ارْفَعْ يَدَكَ فَرَفَعَ يَدَهُ فَإِذَا فِيهَا آيَةُ الرَّجْمِ قَالُوا صَدَقَ يَا مُحَمَّدُ فِيهَا آيَةُ الرَّجْمِ فَأَمَرَ بِهِمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُجِمَا فَرَأَيْتُ الرَّجُلَ يَحْنِي عَلَى الْمَرْأَةِ يَقِيهَا الْحِجَارَةَ 42

"عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ یہود رسول اللہ کی خدمت میں آئے اور بیان کیا کہ ان میں سے ایک مرد اور عورت نے زنا کیا ہے، نبی ﷺ نے فرمایا کہ تم تورات میں کیا حکم پاتے ہو رجم کے متعلق، انہوں نے کہا کہ ہم ان کو ذلیل کرتے ہیں اور کوڑے لگاتے ہیں، عبد اللہ بن سلام نے کہا کہ تم جھوٹے ہو اس میں تو سنگسار کرنے کا حکم ہے، چنانچہ وہ لوگ تورات لے کر آئے اور اسے کھولا، ان میں سے ایک شخص نے اپنا ہاتھ رجم والی آیت پر رکھ دیا اور اس کے آگے پیچھے سے پڑھنے لگا، عبد اللہ بن سلام نے کہا کہ اپنا ہاتھ اٹھاؤ اس نے اپنا ہاتھ اٹھایا تو وہیں پر رجم کی آیت تھی، ان لوگوں نے کہا اے محمد انہوں نے ٹھیک کہا تورات میں آیت رجم ہے چنانچہ ان کے سنگسار کئے جانے کا حکم دیا گیا تو وہ سنگسار کئے گئے، میں نے اس مرد کو دیکھا وہ عورت پر جھکا جاتا تھا تا کہ اس کو پتھر سے بچائے۔"

پہلوئے نقوش سیرت

حضور ﷺ کے زمانے میں یہودی ایک مرد و عورت کو لائے جنہوں نے زنا کیا تھا۔ حضور ﷺ نے دریافت کیا تم اپنی توریت میں اس کے بارے میں کیا حکم پاتے ہو؟ تو انہوں نے چھپانا چاہا لیکن حضرت عبد اللہ بن سلام نے کہا جھوٹ کیوں کہتے ہو؟ دریافت لا کر دکھاؤ۔ تو جب لائے تو انہوں نے اس جگہ ہاتھ رکھ دیا جہاں زنا کا حکم تھا۔ حضرت عبد اللہ بن سلام نے کہا ہاتھ ہٹاؤ جب انہوں نے ہاتھ ہٹایا تو وہاں زنا کا حکم رجم تھا۔ تو اسی پر عمل پیرا ہوتے ہوئے انہیں رجم کیا گیا۔

لہذا اگر انسان زنا کرے تو اس کا حکم رجم ہے اور یاد رہے یہ رجم کا حکم شادی شدہ کے لیے ہے۔

جرح وتعدیل

40) ایضا

41) مجد الدين أبو السعادات المبارك بن محمد بن محمد بن محمد ابن عبد الكريم الشيباني الجزري ابن الأثير (المتوفى : 606هـ) ،جامع الأصول في أحاديث الرسول، ج 3 ص 541

42) مالك بن أنس بن مالك بن عامر الأصبحي المدني (المتوفى: 179هـ)، موطأ الإمام مالك ،مؤسسة الرسالة، ج 2 ، ص15

Vol.5 No. 2 2022
ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617

إسناده صحيح 43

وضاحت:ابن حبان نے کہا کہ اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

هَذَا حَدِيثٌ مُتَّفَقٌ عَلَى صِحَّتِهِ 44

وضاحت:امام بغوی نے اس حدیث کو ذکر کرنے کے بعد اس کی سند کی تحقیق میں لکھا کہ یہ حدیث اپنی صحت کے اعتبار سے متفق ہے یعنی اس حدیث کو امام بخاری وامام مسلم دونوں نے اپنی صحیحین میں بیان کیاہے۔

دعوت ولیمہ کا باب

دعوت ولیمہ قبول کی جائے

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ إِلَى الْوَلِيمَةِ فَلْيَأْتِهَا 45

"عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ اگر کوئی شخص دعوت ولیمہ کے لئے بلائے تو ضرور جاؤ۔"

پہلوئے نقوش سیرت

اگر انسان کسی کو دعوت دے تو انسان کو اس کی دعوت پے ضرور جاناچاہیے بایں شرط کہ اس کی دعوت حدود اللہ کو چھونے والی نہ ہو۔ وگرنہ ایسی دعوت پر جانا انسان کے لیے حرام ہے۔ یہی حکم دعوت ولیمہ کا ہے

جرح وتعدیل

قال الألباني: صحيح: 46

وضاحت:ابوعبدالرحمن محمد ناصر الدین الآلبانی نے اپنی مُخْتَصَر صَحِيحُ الإمام البُخَارِي میں اس حدیث کے متعلق کہا کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

إسناده صحيح على شرط الشيخين 47

وضاحت:ابن حبان نے کہا کہ اس حدیث کی سند شیخین کی شرط پر صحیح ہے۔

هَذَا حَدِيثٌ مُتَّفَقٌ عَلَى صِحَّتِهِ 48

---

43) الإحسان في تقريب صحيح ابن حبان ، ج 10 ص 279

44) شرح السنة ، ج 10 ص 283

45) أبو العباس القرطبي ضياء الدين أحمد بن عمر الأنصاري الأندلسي القرطبي (578 هـ - 656 هـ) ،صحيح البخاري وبيان غريبه،دار النوادر، دمشق – سورياالختصار ، ج 4 ،ص197

46) مختصر سنن أبي داود ، ج 2 ص 560

47) الإحسان في تقريب صحيح ابن حبان ، ج 12 ص 103

48) شرح السنة ، ج 9 ص 138

Vol.5 No. 2 2022

ISSN Online: 2709-7625

ISSN Print: 2709-7617

وضاحت: امام بغوی نے اس حدیث کو ذکر کرنے کے بعد اس کی سند کی تحقیق میں لکھا کہ یہ حدیث اپنی صحت کے اعتبار سے متفق ہے یعنی اس حدیث کو امام بخاری و امام مسلم دونوں نے اپنی صحیحین میں بیان کیا ہے۔

شادی وغیرہ میں دعوت قبول کرنے کا بیان

قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجِيبُوا هَذِهِ الدَّعْوَةَ إِذَا دُعِيتُمْ لَهَا قَالَ وَكَانَ عَبْدُ اللهِ يَأْتِي الدَّعْوَةَ فِي الْعُرْسِ وَغَيْرِ الْعُرْسِ وَهُوَ صَائِمٌ[49]

"عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اس دعوت (ولیمہ وغیرہ) کے لئے جب کوئی بلائے، تو قبول کرلو، نافع کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ (بن عمر رضی اللہ عنہ شادی وغیرہ کی دعوتوں میں روزہ دار ہونے کے باوجود تشریف لے جاتے تھے۔"

پہلوئے نقوش سیرت

اس کے بارے میں گزر چکا ہے۔

جرح وتعدیل

هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ 50

وضاحت: امام بغوی نے اس حدیث کو ذکر کرنے کے بعد اس کی سند کی تحقیق میں لکھا کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

إسناده صحيح على شرط البخاري رجاله ثقات 51

وضاحت: ابن حبان نے کہا کہ اس حدیث کی سند امام بخاری کی شرط پر صحیح ہے۔ اور اس کے رجال ثقہ ہیں۔

خلاصۃ البحث

اس فصل میں اجتماعی آداب کا ذکر کیا گیا آنحضرت نے فرمایا یہ کبیرہ گناہوں میں سے ہے کہ اگر انسان کسی کا مال ہضم کرنے کی خاطر جھوٹی قسم کھائے اور اور اسے یمین غموس کہا جاتا ہے۔ اگر انسان ایسی چیز چوری کرتا ہے جس کی تعداد 3 درہم کے برابر ہو تو اس کا ہاتھ کاٹ دیا جائے گا غیر شادی شدہ انسان زنا کرے تو اسکی سزا 80 کوڑے ہیں جبکہ شادی شدہ زنا کرے تو اسے رجم کیا جائے گا اگر انسان کسی کی دعوت کرے تو اسے قبول کرنی چاہیے۔ ہاں وہاں ناجائز امور نہ برتے جاتے ہوں۔

مصادر و مراجع

1. مالك بن أنس بن مالك بن عامر الأصبحي المدني (المتوفى: 179هـ)،موطأ الإمام مالك ،دار إحياء التراث العربي، بيروت – لبنان
2. محيي السنة، أبو محمد الحسين بن مسعود بن محمد بن الفراء البغوي الشافعي (المتوفى: 516هـ) ، شرح السنة ، المكتب الإسلامي - دمشق، بيروت
3. محمد بن إسماعيل أبو عبدالله البخاري الجعفي ، الجامع المسند الصحيح المختصر من أمور رسول الله ﷺ وسننه وأيامه = صحيح البخاري ، دار طوق النجاة (مصورة عن السلطانية بإضافة ترقيم ترقيم محمد فؤاد عبد الباقي)

---

49) البيهقي (384 - 458 هـ) ، السنن الكبير ج 15ص6

50) شرح السنة ، ج 9 ص 132

51) الإحسان في تقريب صحيح ابن حبان ، ج 12 ص 102

4. أبو عبد الله أحمد بن محمد بن حنبل بن هلال بن أسد الشيباني (المتوفى: 241هـ) ، مسند الإمام أحمد بن حنبل ، شعيب الأرنؤوط - عادل مرشد، وآخرون
5. محمد بن حبان بن أحمد بن حبان بن معاذ بن مَعْبدَ، التميمي، أبو حاتم، الدارمي، البُستي (المتوفى: 354هـ) ، الإحسان في تقريب صحيح ابن حبان ، مؤسسة الرسالة، بيروت
6. محيي السنة، أبو محمد الحسين بن مسعود بن محمد بن الفراء البغوي الشافعي (المتوفى: 516 هـ)مصابيح السنة ، دار المعرفة للطباعة والنشر والتوزيع، بيروت – لبنان
7. المسند الموضوعي الجامع للكتب العشرة ، صهيب عبد الجبار ، [الكتاب غير مطبوع] (مكتبه شامله)
8. مجد الدين أبو السعادات المبارك بن محمد بن محمد بن محمد ابن عبد الكريم الشيباني الجزري ابن الأثير (المتوفى : 606هـ) ، جامع الأصول في أحاديث الرسول
9. أبو عبد الرحمن أحمد بن شعيب بن علي الخراساني، النسائي (المتوفى: 303هـ)السنن الصغرى للنسائي،مكتب المطبوعات الإسلامية – حلب ، المجتبى من السنن
10. محمد بن عيسى بن سَوْرة بن موسى بن الضحاك، الترمذي، أبو عيسى (المتوفى: 279هـ) ، الجامع الكبير - سنن الترمذي ، دار الغرب الإسلامي – بيروت
11. ابن ماجة أبو عبد الله محمد بن يزيد القزويني، وماجة اسم أبيه يزيد (المتوفى: 273هـ) ، سنن ابن ماجه ، دار إحياء الكتب العربية - فيصل عيسى البابي الحلبي
12. أبو بكر أحمد بن الحُسَين بن عليٍّ البيهقي (384 - 458 هـ)،السنن الكبير،مركز هجر للبحوث والدراسات العربية والإسلامية،
13. الحافظ عبد العظيم بن عبد القوي المنذري (المتوفى: 656 هـ) ، مختصر سنن أبي داود ، مكتبة المعارف للنشر والتوزيع، الرياض - المملكة العربية السعودية
14. أبو العباس القرطبي ضياء الدين أحمد بن عمر الأنصاري الأندلسي القرطبي (578 هـ - 656 هـ) ،صحيح البخاري وبيان غريبه،دار النوادر، دمشق – سورياالختصار
15. أبو داود سليمان بن الأشعث بن إسحاق بن بشير بن شداد بن عمرو الأزدي السِّجِسْتاني (المتوفى: 275هـ) ، سنن أبي داود ، دار الرسالة العالمية